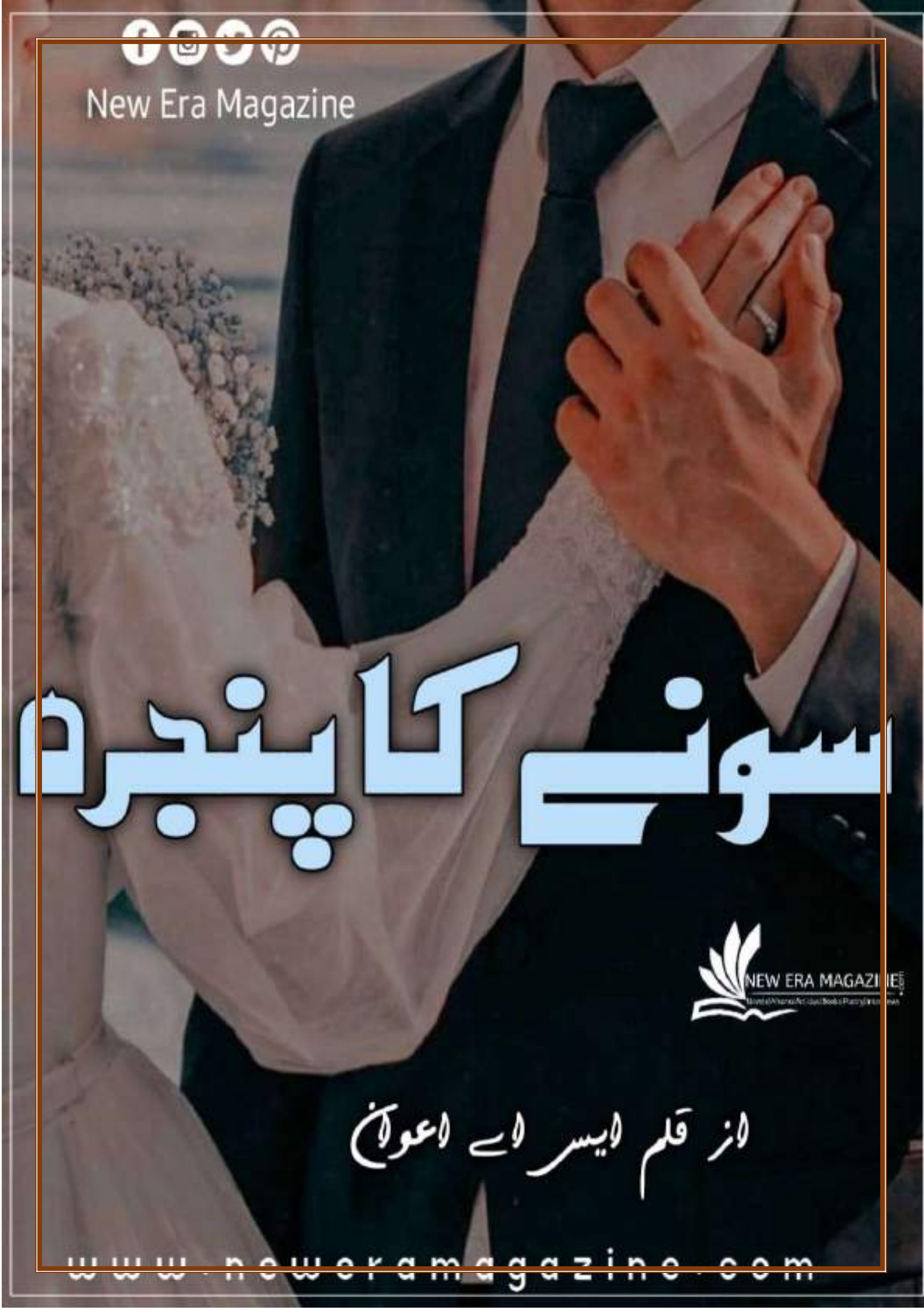
New Era Magazine
سونے کا پنجرہ
NEW ERA MAGAZINE
از قلم ایس اے اعوان
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Continue Novel)

سونے کا پنجرہ

از ایس۔کے۔اعوان

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ٹرن۔۔۔۔

ٹرن۔۔۔۔۔

ٹرن۔۔۔۔۔

مسلسل بجتی فون کی گھنٹی نے عافیہ کو اٹھنے پہ مجبور کر ہی دیا۔۔۔

تیز تیز قدم اٹھاتی وہ لاونج میں پہنچی جہاں ایک طرف کونے میں ٹیبل پر فون رکھا ہوا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کال کرنے والا بند کرتا عافیہ نے لپک کے فون اٹھا کر کان کو لگایا

ہیلو۔۔؟

آپ عنایت حسین کے گھر سے بول رہی ہیں۔۔؟؟"(" دوسری جانب شستہ اردو لب ولہجے میں پوچھا گیا)

جی میں انکی بیٹی بات کر رہی ہوں۔۔۔ لیکن آپ کون "(" نمبر ہے تو باہر کا اللہ خیر کریں۔۔)وہ گھبرا سی گئی آخر پہلے تو ایسے کبھی فون نہیں آیا۔۔

ہیلو۔۔

ہیلو۔۔

بیٹا میں آپکے بابا کا دوست صدیقی بات کر رہا ہوں"۔۔ "

گھر میں کوئی بڑا ہے تو اس سے بات کروائیں

نہیں انکل ابھی گھر میں کوئی نہیں۔۔آپ بتائیں سب خیر ہے نا؟

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔۔پر اس بار دوسری طرف خاموشی میں محسوس کیئے جانے والی اذیت۔۔تکلیف اور موت کا سناٹا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا رات آپکے بابا کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا"۔۔ "

کچھ گھنٹے انتہائی نگہداشت وارڈ میں رہنے کے بعد وہ دو گھنٹے قبل رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں۔۔

عافیہ کا جسم یہ سنتے ہی سن ہو گیا۔۔

یوں لگا کہ کان میں صور پھونک دیا ہو

ساکت کھڑے جسم میں جنبش ہوئی اور عافیہ پورے قد سے لہرا کر گری۔۔ ساتھ ہاتھ میں پکڑا فون بھی۔۔

جبکہ دوسری جانب عنایت حسین کا دوست گھر آنے کی بابت بتا رہا تھا

😭😭

عافیہ

عافیہ بیٹا ۔۔

شہناز بیگم اپنے دو بچوں کے ساتھ کچھ گھنٹے قبل پڑوس میں گئی تھیں۔۔ تاکہ ذکیہ کو ساتھ لیجا کر رمضان شریف اور عید کیلئے خریداری کر سکیں۔۔ بعد میں مہنگائی اور رش انسان کا خون چوسنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نا جانے دیتا۔۔

جانے سے پہلے عافیہ کو ہدایت کر کے گئیں تھیں کہ بنا پوچھے دروازہ نا کھولے۔۔ تالا لگا کر رکھے

اور اب دروازہ پیٹنے کے باوجود نا کھلا تو دوسری چابی سے کھول کر اندر داخل ہوئیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عافیہ بیٹا کہاں ہو ۔۔

کہیں سو تو نہیں گئی

🤔

کتنی لاپرواہ لڑکی ہے۔۔ سارا گھر اسی طرح بکھرا ہوا ہے اور یہ سوئی ہوئی۔۔ صحن میں موجود تخت پر سامان رکھتی وہ خود کلامی کرتے اندر داخل ہوئیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن جیسے ہی نظر عافیہ پہ پڑی۔۔ دہل کر دو قدم پیچھے اور بے ساختہ ہاتھ سینے پہ۔۔

پھر بھاگ کر عافیہ کا سر گود میں رکھا۔۔ اسے ہوش میں لانے کی ترکیب کرنے لگیں

جاوید بھاگ کر گلاس میں پانی لاو۔۔

جلدی کرو۔۔

ماں کو پانی کا گلاس پکڑا کر جاوید بھی پریشان سا بہن کے سرھانے بیٹھ گیا۔۔۔

دس پندرہ منٹ کی جدوجہد کے بعد آخرکار عافیہ کو ہوش آ ہی گیا۔۔

اس دوران اسے کسی طرح فرش سے صوفہ پر منتقل کیا جاچکا تھا۔۔

امی۔۔۔۔!!!

ماں کا مہربان وجود دیکھ کر عافیہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا

شہناز بیگم اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرہ تھام کے پوچھا۔۔۔ماں قربان کیا ہوا عافیہ

اور ماتھا چوما۔۔

امی۔۔امی وہ۔۔وہ فون۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی۔۔ابو۔۔

ٹوٹے لفظوں بے ربط جملوں کے ساتھ عافیہ نے اپنے کانوں سنی قیامت خیز خبر ماں کے گوش گزار کرنے کی کوشش کی

بولو بیٹی کیا ہوا۔۔کیوں ماں کا دل دہلا رہی ہو۔۔

بتاؤ نا کیوں ضبط آزما رہی ہو۔۔

امی،ابو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے پاکستان آرہے ہیں۔۔کہتے ہی عافیہ کی ہچکی بندھ گئی۔۔

شہناز بیگم پہلے حیران ہوئیں کہ عافیہ کو کیسے پتہ چلا کہ انہوں نے آنا ہے۔۔

پھر دل کو تسلی دی شاید پتہ چل گیا ہو

شاید ہمیں بات کرتے سن لیا ہو۔۔

پر انہوں نے میرے سے ذکر کیوں نہیں کیا

ہاں بیٹا تمھارا ابو تو آرہا ہے پاکستان۔۔کچھ دنوں کی بات ہے۔ لیکن تم رو کیوں رہی ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا خوشی نہیں ہوئی باپ کے آنے کی خبر سن کے۔۔

وہ ابھی بھی اس قیامت سے بے خبر تھیں جو انکی زندگی میں آچکی تھی۔۔

جسکی خاموشی ایک طوفان کا پیش خیمہ تھی۔۔

جبکہ کانوں میں عنایت حسین کے الفاظ گونج رہے تھے(شہناز میں اپنے دوست کے ساتھ پاکستان آرہا ہوں۔۔دل بڑا اداس ہے۔۔ طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔بچوں سے بھی مل لوں گا۔۔بس تم بچوں کو نا بتانا۔۔میں انکو خوش دیکھنا چاہتا

ہوں۔۔عنایت حسین نے اپنے تخیل کو پرواز دیکر اور اونچا اڑایا۔۔

وہ بچوں کے خوشی سے چمکتے دمکتے چہرے دیکھ رہے تھے۔۔چھوٹی گڑیا تو بابا کو چھوڑ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔جبکہ جاوید میاں ہچکچاہٹ کا شکار ہوا ماں کے پیچھے کھڑا چوری چوری دیکھ رہا تھا۔۔

منہ میں ڈوپٹے کا کونہ لیئے ننھی نظروں میں پیار سموئے باپ کو تکے جا رہا تھا۔۔

عافیہ کچن سے واپس آکر تخت پہ باپ کے ساتھ بیٹھ کر گلے میں بانہیں ڈالے جھول رہی تھی۔۔۔عنایت حیسن کو یہ مناظر بہت بھا رہے تھے کہ (شہناز بیگم کی آواز انہیں ماضی سے حال میں لے آئی

کہاں چلے گئے تھے آپ۔۔کب سے ہیلو ہیلو کر رہی ہوں

کہیں نہیں بس ادھر ہی تھا

اور وہ اپنے آنے کی بابت بتانے لگے۔۔دن تاریخ۔۔۔

مگر ضروری تو نہیں جو انسان سوچے۔۔وہی ہو۔۔

مشعیت اللہ کو کچھ اور منظور تھا۔۔

▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪

امی بابا ہمیں اکیلا چھوڑ کر دنیا سے چلے گیے ہیں۔۔وہ اب ہم میں نہیں رہے

شہناز بیگم نے حیرت سے بیٹی کے ہلتے لبوں کو دیکھا

وہ بس دیکھ رہی تھیں۔۔سماعت کام نہیں کر رہی تھی۔۔وہاں بس ایک ہی جملہ گونج رہا تھا

"امی بابا ہمیں اکیلا چھوڑ کر دنیا سے چلے گیے ہیں"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪ ▪

پاکستان سے بحرین کا سفر کرتے ہوئے عنایت حسین کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے عزیز و اقارب،بیوی بچوں سے آخری بار مل کر جا رہے ہیں۔۔

نا بھیجنے والے جانتے تھے،نا جانے والے کے گمان میں تھا۔۔بحرین انٹرنیشنل ائیرپورٹ پر جہاز لینڈ کر گیا

لیگیج لینے کے بعد عنایت حسین نے ائیرپورٹ سے باہر نکل کر اطراف میں نظر دوڑائی

"صدیقی نے کہا تو تھا وقت پہ پہنچ جاوں گا

پتہ نہیں کہاں رہ گیا"

عنایت اپنے خیالوں میں گم تھا کہ کسی نے پیچھے سے کندھا تھپتھپایا

" وہ چونک کے پیچھے مڑے

تو ادھر پیچھے کیا کر رہا ہے میں پارکنگ میں دیکھ رہا تھا

گلہ کرتے ہوئے دونوں دوست بغلگیر ہو گئے

چل آ گیا ہوں نا۔۔یہ گلے شکوے ہوتے رہیں گے

غضب کی گرمی ہے آ جا گاڑی میں بیٹھیں

پتہ تو ہے یہاں کے موسم کا۔۔

بندے کا پتا پانی کر جائے اتنی گرمی میں

اور سنا پاکستان سب ٹھیک ہے نا؟

گھر بار سب کیسے ؟؟

ہاں ہاں سب ٹھیک ہیں۔

ٹرالی دھکیلتے چار قدم آہستہ آہستہ دور جا رہے تھے۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○

عنایت حسین پاکستان ائیر فورس سے "کاپل" رینک پہ ریٹائرڈ ہوا

جب بحرین میں بحرین ڈیفینس فورس کی طرف سے ویکینسی نکلی تو ایک دوست کے توسط

سے کاغذات بھجوا دیئے

اور کچھ ضروری کاروائی کے بعد 6 ماہ کی قلیل مدت میں یہاں تھا۔

اپنے بہت سارے کورس میٹس کیساتھ وہ بھی حکومت کیطرف سے دی گئی عمارت میں

رہائش پذیر تھا۔

کچھ کورس میٹ فیملی کیساتھ رینٹ پہ گھر لیکر رہتے تھے

لیکن عنایت حسین ابھی فیملی کا ساتھ افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○

وہ رات قیامت صغری کی طرح سب گھر والوں پہ گزری۔۔

سورج کی سپیدی آسمان پہ گزرتے لمحے کیساتھ نمودار ہو رہی تھی۔۔

اب تو رو رو کے بھی آنسو خشک ہو گئے تھے۔۔

سر درد شروع ہو گیا تھا

چھوٹے بچے سہم گئے تھے۔۔

پڑوس کی خواتین نے رونے دھونے کی آوازیں سنی تو وہ خیریت ہوچھنے آ گئیں

اور یوں آہستہ آہستہ سارا دن لوگوں کا آنا جانا رہا

NEW ERA MAGAZINE .com

شام تک دوسرے شہر میں بسنے والے عزیز واقارب بھی پہنچ گیے

وہ آنسو جو کب کے خشک ہو چکے تھے اپنوں کو دیکھ کر پھر سے رواں ہوئے

بڑے تایا نے بھاوج اور بھتیجی کو ہمت وحوصلہ کرنے کا کہا۔اور مردان خانے میں چلے گئے

تائی کی بیٹیوں نے کچن اور صفائی کا کام دیکھنا شروع کیا جبکہ تائی بھاوج کے پاس بیٹھ کے تسلی دینے لگی۔

○○○○○○○○○○○○○○○

عنایت حسین نے سب سے مل کر نہاد ھو کر کھانا کھایا اور آرام کرنے کی نیت سے بستر پر لیٹ گیا

اچانک کچھ یاد آیا تو اٹھ بیٹھا

او یار بات سن۔۔

یہ اپنا طفیل کدھر ہے؟

عنایت حسین نے صدیقی سے پوچھا

کدھر جانا ہے اس نے

گیا ہو گا کارڈ بیچنے، بھئی یہ کوئی عمر ہے خجل خواری کرنے کی لیکن نہیں اسکو تو اطمینان ہی نہیں

تیرے جانے کے بعد بھی بہت سمجھایا کہ جتنا کمار ہا ہے بہت ہے۔۔اپنے پہ بھی خرچ کرو۔۔۔

بوڑھی جان ہے سارا دن دفتر میں کام اور باقی گلیاں ناپتا پھرتا ہے۔۔

اولاد نہیں احساس کرنے والی اسکی۔۔اُس نے پھر کہ دینا ہے کہ ابا آخر تو نے ہمارے

لیئے کیا ہی کیا ہے

چل آتا ہے تو تو بھی سمجھا کے دیکھ اسے..شاید تیری بات سمجھ میں آ جائے اسکے۔۔

یہ کہ کے صدیقی صاحب اپنی وردی استری کرنے لگ گئے۔۔

)جی ہاں وردی یہاں رہائش اور کھانے کے علاوہ سب خود کرنا پڑتا۔۔

ہمارے وہ پیارے جو پانی کا گلاس بھی خود اٹھا کر ناپیئں وہ بھی خود کام کرتے ہیں

بعض تو کھانا تک بناتے ہیں(

○○○○○○○○○○○○○○○

عنایت حسین دو بھائی تھے

والدین کی وفات دونوں بھائیوں کی شادی کے کچھ عرصہ بعد ہوئی

اب اللہ کے بعد دنیا میں یہی ایک دوسرے کا سہارا تھے

عنایت حسین کے دو بیٹیاں عافیہ،رافیہ اور ایک بیٹا جاوید یعنی تین بچے تھے جبکہ

کفایت حسین کی دو بیٹیاں کنزی اور منزہ اور بیٹا مراد تھا۔

دونوں بھائیوں کا خیال رشتہ داری کو اور مضبوط کرنے کا تھا۔۔

لیکن تائی کا ارادہ اپنے امیر کبیر بھائی کی بیٹی کیطرف تھا

بہو کیساتھ نوکری فری

اور جہیز بھی گھر بھر دے۔۔

یہی دو غلی پالیسیاں ہیں جو مضبوط و بابرکت رشتوں کو کمزور کرتی ہیں

لیکن ہر شخص اپنے مفاد کو سوچتا ہے

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازہ کھلا اور پسینے میں شرابور ایک شخص اندر داخل ہوا۔۔

بنا آگے پیچھے دیکھے فریج کیطرف بڑھا اور ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کے منہ کو لگالی

کمرہ بھی کیا تھا

ایک طرف چار لوگوں کیلیئے بستر

ساتھ ہی ایک سیلنڈر، کھانا پکانے کیلیئے پتیلے اور مصالحہ جات رکھے ہوئے تھے۔۔ کچھ

شاپر میں بند تو کچھ ڈبوں میں اوپر نیچے

جبکہ دوسری طرف ایک کے اوپر دوسرا بیگ رکھ کے دیوار کو چھپایا ہوا تھا

اوسائیں بندہ آگے پیچھے وی دیندہ اے کہ نئیں (بھائی بندہ اگے پیچھے بھی دیکھتا ہے کہ نہیں)

کیتھے مارا مارا پھر داپیاں ایں (کہاں خجل خوار ہو رہے ہو)

کیتھائی نئیں یار۔۔ہون گڈیاں نوں ٹاکی شاکی مار کے آیاں واں (کہیں نہیں یار۔ابھی گاڑیوں کو صاف کر کے آیا ہوں ایک تو ان بنگالیوں کی وجہ سے ہم پر بھی مشکلات سر پہ پڑی رہتی ہیں

کے تھی گیا اے لالہ۔۔

کیوں بھا کھائی ودے او (کیا ہو گیا ہے بھائی۔۔کیوں آگ بگولہ ہو گئے ہو)

ایہی ڈو ترے دیہاڑے پہلاں ہک ہندو نے امام مسجد کو قتل کر چھڈیا۔۔(دو تین دن پہلے ایک ہندو نے مسجد کے امام کو قتل کر دیا تھا)

اسکی وجہ سے تلاشی لی جا رہی۔۔کہیں بنا ویزہ اور آزاد ویزے والے دیکھیں پکڑ کے

پولیس اسٹیشن لے جاتے

اور چند ماہ جیل کے بعد وہیں سے اسکے ملک روانہ کر دیتے۔۔

اس چیز نے آزاد ویزے والوں کو الگ سے پریشان کر رکھا تھا

اوئے حیدر۔۔

)حیدر جو موبائل پکڑ کے گیم میں مصروف تھا(

تیرا ویزہ ابھی ہے کہ مک گیا

NEW ERA MAGAZINE .com

اووووو لالہ ویزہ تاں پچھلے ہفتے ہی مک گیا سی (بھائی ویزہ تو پچھلے ہفتے ہی ختم ہو گیا تھا)

کی مطلب اوئے۔۔توں مینوں دسیا کیوں نہیں ۔۔۔(کیا مطلب تم۔نے بتایا نہیں مجھے)

تیری عقل اس موبائل نے خراب کر چھوڑی۔۔اس پیونوں ہتھوں چھڈیں تے پتہ لگے۔۔

سارا دن موبائل تے گیم کھیلدا رہندہ۔۔سامان بنھ کے رکھ کدی وی پاکستان جا سکتا ایں۔۔(عزت افزائی ہو رہی ہے)

کمرے میں موجود باقی چپ رہ کے بس دونوں بھائیوں کی سن رہے ہے۔۔انہوں نے بولنا مناسب نہیں سمجھا۔۔

وحید اور حیدر دو بھائی اور ایک بہن

گھر کی غربت سے تنگ آکر وحید نے بیرون ملک (بارلے ملک) جانے کا سوچا

ماں کے زیورات،ابا کی ملکیت میں زمین کا ٹکڑا اور گھر میں موجود آخری بھینس بیچ کے ویزہ اور ٹکٹ کیلیئے رقم جمع کی۔۔

وہ تو شکر ہے کہ ایجنٹ ایماندار اور قابل بھروسہ تھا

ورنہ ساری زندگی کی جمع پونجی ڈوب جاتی۔

یہاں آخر اس نے خوب محنت کی۔۔

کسی اپارٹمنٹ کی سیڑھیاں صاف کرنی ہوں یا عوامی جگہوں پہ پانی کا چھڑکاؤ۔۔۔۔

کسی بنگلے میں صحن کی صفائی ہو یا گاڑیوں کو دھونا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے وقت دیکھا نا حالات وہ بس محنت کرتا تھا۔۔

اسے اب بھی یاد ہے۔۔جب پہلی بار قطر آیا تو یہاں چند پاکستانی بھائیوں نے اسکی دعوت کی

کھانے میں مرغ، بریانی وغیرہ ساتھ بوتل جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو نوالہ توڑ کے سوچتا رہا اور بالآخر واپس رکھ دیا۔۔جبکہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

سب پریشان کہ یہ کیا ماجرہ ہے

وحید نے استفسار پہ کہا۔۔یار حلق سے نوالہ اترے گا نہیں

پاکستان میرے ماں باپ نے کھانا کھایا ہو گا کہ نہیں۔۔اور پتہ نہیں کیا کھایا جبکہ میں یہاں گوشت کھاوں۔۔نہیں یار مجھ سے نہیں کھایا جارہا

مجھے بس روٹی اور پانی دے دو۔۔جب تک میرے گھر والے بھی یہ سب کھانے کے قابل نا ہو جائیں میں نہیں کھا سکتا

وہ اور میں الگ تھوڑی نا ہیں۔۔۔

یہ دلوں کے معاملے ہیں صاحب

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

□□□□■■■□□□□■■■□□□□■■■□□□□

شروع شروع میں وہ ایک وقت کا کھانا کھاتا۔۔دوسرے وقت کا کہیں سے فری مل جائے تو ٹھیک ورنہ ایسے ہی تھک ہار کے سو جاتا۔۔

اپنے پاس اتنے رکھتا کہ کمرے کا کرایہ اور چند ایک ضروریات پوری ہوں باقی سب گھر بھیج دیتا۔۔

گھر میں بھی خوش اسلوبی سے دانتوں سے کھینچ کے پیشہ استعمال کرنے والی ماں تھی ۔۔اسے خبر تھی اس کا شہزادہ بیٹا کن حالوں میں کما رہا ہے۔۔

وقت کے ساتھ آہستہ آہستہ گھر کے حالات بدل گئے۔۔

چھوٹا بھائی بھی میٹرک کر کے اماں ابا کے بہت اصرار کے بعد اسکے پاس آگیا۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس مشقت بھری زندگی اسے بھی گزارنی پڑے۔۔

وہ بابو بنتا دیکھنا چاہتا تھا۔۔اس نے اپنے چھوٹے بھائی کیلیئے ایک سنہرے مستقبل کا خواب آنکھوں میں سجا رکھا تھا۔۔لیکن کون جانے یہ خواب کون پورا کرے۔۔۔۔۔

♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

سائیکل سوار کانوں میں ہینڈ فری لگائے موبائل جیب میں رکھے سائیکل کی کاٹھی پہ ایک مضبوط ٹوکری باندھے۔۔ایک ہینڈل کہ ساتھ بالٹی پکڑے کوئی اور نہیں حیدر تھا ۔۔۔جس نے لاپرواہی کی تمام حدوں کو پار کرتے ہوئے ناشر توں (پولیس کے سپاہی) کو دیکھا اور نا پیچھے آنے والی موبائیل کو۔۔

اور خراماں خراماں سائیکل کو ون ٹو فائیو سمجھے اڑا جا رہا تھا۔۔لیکن کیا اس حالت میں سائیکل بھی اڑا کرتی ہے۔ اور سگنل کے سامنے سپاہی نے ہاتھ کا اشارہ کیا۔ جناب متوجہ ہوئے۔۔خوفزدہ ہوئے اور ہاتھ سے نکلنے کی کوشش کی (لیکن یہ دھیان نا رہا کہ سائیکل پہ ہیں) انجام فوراً احتیاط سے پیچھے والی موبائیل نے راستہ بلاک کیا

سپاہی واکی ٹاکی ہاتھ میں پکڑے گھیر چکے تھے (منظر دیکھنے والوں کو ایک بار تو پڑوسی ملک کی کسی فلم کا سین لگا

ایک معمولی بندہ اچانک سے ٹارزن بنے اور ہر طرف ٹھاہ ٹھس کی آوازیں آنے لگ جائیں پر یہ حقیقت یہاں ایسا کچھ نہیں)

سی پی آر کہاں ہے ؟ (سی پی آر جیسے ہمارے ہاں شناخت کیلئے شناختی کارڈ نادرا کیطرف سے جاری کیا جاتا ہے۔۔اسی طرح سی پی آر لازم و ملزوم ہے۔۔پاکستان میں تو شناختی

کارڈ کا استعمال خاص خاص موقعے پہ کرتے جبکہ سی پی آر ہر وقت آپکے والٹ میں موجود ہو کہیں بھی ضرورت پڑ سکتی ہے)

ایک باوردی ملازم آگے آیا۔۔

حیدر نے جھک کے بالٹی نیچے رکھی۔۔جیب میں ہاتھ ڈال کے پرس نکالا اور سی پی آر نکال کے پکڑا دیا

آفیسر نے چیک کیا۔۔اسکا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھا اور (پھس گئے) ویزہ کاپی کی ڈیمانڈ کر دی

ویزہ کاپی تو تھی لیکن ویزہ ایکسپائر تھا۔۔دوبارہ پھر پرس کو زحمت دی۔۔اور یہ اپنی گرفتاری کا پروانہ اپنے ہاتھوں منتقل کر دیا

باوردی ملازم نے اپنی زبان میں باقیوں کو حکم دیا۔۔

وائرلیس پہ کچھ ہدایات جاری کی اور احکامات وصول کییے۔ حیدر کو ہتھکڑی لگی اور چل دییے۔۔جبکہ موبائل اور باقی چیزیں اپنی کسٹڈی میں لینا نا بھولے۔۔

••••••○○○○○○○••••••○○○○○○○•••••••○○○○○○○•••••

جاری ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاالله آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews